85

اللہ نور السموت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

مصباح

ایڈیٹر اہلیہ شیخ محمود احمد عرفانی

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

چندہ سالانہ
دو روپے آٹھ آنے

جلد ۱۱ نمبر ۱۰ و ۱۱

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شایع ہوتا ہے

۱۵ مئی و یکم جون ۱۹۳۷ء | ۴/۲۱ ربیع الاول ۱۳۵۶ ہجری

فہرست مضامین

پھول	۲	
مقصد حیات	۳/۵	حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔
وفات مسیح ناصری علیہ السلام	۵/۹	رشیدہ ناصر صاحبہ قادیان۔
مسیح ناصری و مسیح محمدی کی مماثلت ..	۹/۱۱	سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ۔
خوش اخلاقی	۱۱/۱۴	ایس۔ اے۔ قادیان۔
فضول خرچی سے بچنا	۱۴/۱۶	اے۔ آر۔ نسیم رشتکی۔
عورتوں پر آنحضرت صلعم کے احسانات ..	۱۷/۱۹	ممتاز اختر صاحبہ قادیان
ملک معظم جارج ششم کی تاجپوشی (نظم) ...	۱۹/۲۱	
رپورٹ سہ ماہی۔ وصایا۔ انیس مطالبات۔	۲۲/۲۷	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کوشن پر جس کا کپڑا صندلی رنگ کا ہو۔ ڈنڈیاں سبز رنگ کی اور پتیاں کنجالی رنگ اور پھول سفید رنگ کے ریشمی یا اونی دھاگے سے کاڑھے جائیں۔ نہایت بھلی معلوم ہوگی ؛

(اختر النساء فیضی احمدی حیدر آباد دکن انگریزی مڈل کلاس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دار الامان کی خبریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ ۲۵ اپریل سندھ تشریف لیگئے۔ پھر کچھ دن کراچی رونق افروز رہے۔ حضور کی صحت و عافیت کے لئے احباب دُعاء کا ثواب حاصل کرتے رہیں۔ حسب ہدایت ہر مہینے کے پہلے پیر اور آخری جمعرات کو موجودہ مشکلات کے حل کے لئے روزہ رکھا جاتا ہے۔ اور دُعائیں کی جاتی ہیں ؛

۲۔ حضرت اُم المومنین سلّمہا کی طبیعت عرصے سے ناساز چلی آتی ہے۔ صحت کاملہ و درازی عمر کی دُعائیں مطلوب ہیں ؛

۳۔ اہلیہ مکرمہ مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق ایک لمبی علالت کے بعد وفات پا کر ۲۳ کو بہشتی مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئیں۔ مرحومہ نیک دل ہمدرد خاتون تھیں۔ اپنے شوہر کے حفظ ناموس و آبرو و اطاعت و امداد میں ایک نمونہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ جنات فردوس میں مراتب بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دار الامان مورخہ ۱۵ مئی و یکم جون ۱۹۳۷ء

مقصدِ حیات

(رقم زدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

دُنیا میں انسانوں کے درمیان ظاہری اختلاف قوت و دولت بہتوں کے واسطے موجب حسد اور رنج ہوتا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ظاہری اختلاف کچھ چیز نہیں۔ یہ صرف ایک دھوکا ہے جس میں حقیقت سے ناواقف لوگ محض اپنی کوتاہ نظری کے سبب ایک خیالی دکھ اُٹھاتے ہیں۔ ایک متنفس جو راجہ کے گھر پیدا ہوُا۔ اسکے گرد و پیش کی اشیاء اسکے قلب و جسم پر اتنا ہی اثر ڈالتی ہیں جتنا کہ ایک مفلس کا بچہ اپنے گرد و پیش کی اشیاء سے متاثر ہوتا ہے۔ ہر دو اپنی اپنی حالتوں میں یکساں طور پر راحت و رنج پاتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا ترازو ہوتا جو انسان کی قلبی کیفیت اور اس کی خوشی اور غم کا وزن کر سکتا تو امیر اور غریب بچوں کے دلو نمیں بلحاظ ان کی امارت اور غربت کے کوئی فرق دکھائی نہ دیتا کوئی ظاہری چیز فی نفسہ نہ آرام دینے والی ہے نہ ضرر پہنچانیوالی ہے۔ ان چیزوں کا استعمال کرنے والا یا ان کی طرف نگاہ کرنے والا جس نقطۂ نظر سے انکا خیال اپنے دل میں لاتا ہے۔ اسی کے مطابق وہ اشیاء اس کے واسطے آرام یا تکلیف کا موجب ہو جاتی ہیں۔

مثال کے طور پر ایک امیر اپنے موٹر کار پر سوار ہو کر جا رہا ہے۔ موٹر تیز رفتاری سے سڑک پر سے جا رہی ہے۔ ایک غریب پا پیادہ اُسی سڑک پر اپنا راستہ طے کرتا ہوُا اُس موٹر کی طرف دیکھتا ہے۔ امیر اُس موٹر کو دیکھنے اور اسپر سوار ہونے کا ایسا عادی ہے کہ اُسے خیال بھی نہیں آتا کہ اُس کے پاس موٹر ہے جو دُوسروں کے پاس نہیں۔ بلکہ ممکن ہے کہ جس کام کی خاطر وہ موٹر دوڑا رہا ہے۔ اس کے مشکلات کے حل کی فکر میں اس کا دماغ چکرا رہا ہے۔ لیکن غریب اس خیال سے کہ اس کے پاس موٹر نہیں اور اُسے پیادہ چلنا پڑا ہے۔ امیر کو بڑے راحت اور آرام میں سمجھ کر دِل کے اندر کُڑھ رہا اور اپنی قسمت پر غم کھا رہا ہے۔ پس موٹر فی نفسہ کچھ چیز نہیں۔ وہ اپنے مالک کو کوئی خوشی نہیں دے رہی اور نہ غریب کو کوئی تکلیف پہنچا رہی ہے۔ ہر ایک اپنے نفس کی بلندی یا پستی کے سبب آرام یا دکھ حاصل کر رہا ہے۔ فقیر راجہ یا نواب کو اعلیٰ درجہ کی سواری پر بیٹھے ہوُئے دیکھ کر کُڑھتا ہے۔ کہ یہ کس مزے میں زندگی بسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر رہا ہے۔ اور میں کیسے افلاس کی نکبت میں گرفتار ہوں۔ اور راجہ یا نواب فقیر کی طرف نگاہ کر کے آہ بھرتا ہے۔ کہ یہ شخص کیسا سُبکدوش جا رہا ہے۔ حکومت کے جھگڑوں اور بکھیڑوں سے جو ہر وقت مجھے مغموم رکھتے ہیں، یہ شخص آزاد ہے۔ راجہ اور فقیر ہر دو دکھی ہیں۔ اور ان کے حزین قلب کے حزن وغم کو اگر کسی ترازو سے تولا جاسکے تو دونوں کا وزن قریباً برابر ہے لیکن اگر راجہ اور فقیر ہر دو اللہ تعالےٰ کی طرف دھیان رکھنے والے اور اس سے دل لگانے والے ہوجائیں تو ہر دو کو ایک اطمینان حاصل ہوگا۔ اور غم دُور ہو جائینگے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اس بات کو یاد رکھو۔ کہ اطمینان قلب کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انسان اللہ کو یاد رکھے۔ اُس سے محبت کرے۔ اور اس کے احکام پر چلے۔ اور ہر حال عسر و یسر۔ رنج و راحت میں اسی کی طرف قدم آگے بڑھائیے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پاک تعلق پیدا کرنے کے سوائے سچی راحت اور حقیقی اطمینان کسی اور شے سے حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ایک اٹل قانون ہے۔ اور کبھی خطا نہ ہونیوالا نسخہ ہے۔ اس کے سوائے جسقدر خوشیاں ہیں سب عارضی اور وقتی اور بے پایاں اور بے ثبات ہیں۔ اللہ تعا نے بھی قرآن شریف میں اس دنیا کی مثال کھیل اور تماشا سے دی ہے۔ انما ھذہ الحیوۃ الدنیا لھوٌ و لعِبٌ۔ دُنیا ایک کھیل و تماشا ہے۔ ہر شخص کو تھیئٹر و سینما یا نقالوں کا تماشا دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ تھیئٹر میں ایک بادشاہ ہوتا ہے، ایک وزیر۔ ایک سپاہی، ایک مسکین۔ ایک بے وقوف۔ لیکن حقیقت میں نہ بادشاہ بادشاہ ہے۔ نہ وزیر وزیر۔ نہ مسکین مسکین۔ اور نہ بے وقوف بے وقوف ہے۔ اور جب تماشہ ختم ہوجاتا ہے اور آخر پردہ گرتا ہے۔ تو مالک تھیئٹر اس شخص کو کچھ زیادہ تنخواہ نہیں دیدیتا جو بادشاہ بنایا گیا تھا۔ اور اس کو کچھ کم تنخواہ نہیں دیتا جس نے بے وقوف کا پارٹ لیا۔ بلکہ ہر ایک کو اس کی اُجرت اس لحاظ سے دی جاتی ہے۔ کہ جو کام اس کے سپُرد کیا گیا تھا۔ وہ کام اس نے کس عمدگی سے کیا۔ اور اس لحاظ سے ممکن ہے کہ اسٹیج پر جو بے وقوف بنایا گیا تھا۔ وہ اپنے پارٹ کو زیادہ عمدگی سے سرانجام دینے کے باعث زیادہ تنخواہ حاصل کرے بہ نسبت اس کے جو بادشاہ بنایا گیا +

اس مثال سے یہ امر واضح ہوتا ہے۔ کہ اس جہان میں انسان کی زندگی اس شخص کی طرح ہے جو سٹیج پر ایکٹ کر رہا ہے۔ اس کا دوکاندار، یا موچی یا جلاہ یا حاکم ہونا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ حقیقت اس بات میں ہے۔ کہ اُس نے دوکانداری یا موچی پنا یا جلاہ کا کام یا حاکم ہونے کا کام کس عمدگی سے کیا۔ جیسا کہ کسی امتحان میں جتنے امیدوار شامل ہوتے ہیں۔ سب کے واسطے کم از کم مارک پاس ہونے کے لئے ۲۵ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ ہوتے ہیں۔ کوئی ۱۰۰ سے زائد لے نہیں سکتا۔ کوئی ۲۵ سے کم میں پاس نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہی اس عالم میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بادشاہ اور کوچوں میں جھاڑو دینے والے ہر دو کے واسطے کل نمبر ۱۰۰ ہے۔ اور پاس ہونے کے لئے ۲۵ نمبر بادشاہ اپنی بادشاہی کے کام سے مارک لیگا۔ اور خاکروب اپنے کام کے لحاظ سے مارک لیگا۔ اور اسمیں ہر ایک کیواسطے ترقی و تنزل کا یکساں موقعہ ہے۔

جب یہ صورت حال مساوات کی ہے تو انسان کو کبھی اس بات سے گھبرانا نہیں چاہیئے کہ دنیا میں اس کے ذمے کیا کام لگایا گیا ہے۔ جو کام بھی ہو اسی کو بہتر سے بہتر کرنیکی انسان کوشش کرے۔ کیونکہ اسی کام میں اسکے لئے اعلیٰ مدارج روحانی حاصل کرنیکا موقعہ ہے۔ اس جسم میں انسان اسی واسطے چند سالوں کیلئے بھیجا گیا کہ وہ اس ذریعہ سے اپنی روحانی ترقیات اور مدارج کو حاصل کرے۔ اور یہ امر ہر متنفس کیلئے ممکن ہے خواہ ظاہری حالت میں اس کا مرتبہ اور مقام کچھ ہی ہو۔ کتب تاریخ و سوانح سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض انبیاء اور اولیاء جُلاہ یا بڑھئی یا گڈریا یا بیوپاری یا موچی وغیرہ اس قسم کے کام کرتے تھے۔ اور اسی میں انکو ولائیت یا نبوت عطاء ہوگئی۔

پس ظاہری مال و دولت اور جاہ و حشم دراصل کچھ چیز نہیں۔ دانا آدمی کو نہیں چاہیئے کہ ان ظاہری نمائشوں کا خیال کرے۔ اور قدرت کے اسباب نے جن حالات میں اس کو پیدا کیا اور کہا اسی میں اطمینان کے ساتھ اور خوشی کے ساتھ اپنے کام کو عمدہ سے عمدہ کرنے کی کوشش کرے۔ تو اسی میں سلوک کی تمام منزلیں طے ہو جائیں گی۔ اور اسی میں وہ اپنی زندگی کا مقصد حاصل کر لیگا۔ اور اپنی مراد کو پہنچ جائے گا۔

وفاتِ مسیح ناصریؑ

وفات مسیحؑ کے متعلق مختلف مذاہب کے مختلف عقائد ہیں۔ مسلمان اور عیسائی ان کو زندہ آسمان پر مانتے ہیں۔ مگر یہودی کہتے ہیں کہ چونکہ ہم نے ان کو صلیب پر لٹکا دیا تھا۔ لہذا وہ صلیب پر وفات پاگئے اور جھگڑا ختم ہوگیا۔ ہمارا عقیدہ ان تینوں عقائد کو باطل ثابت کرتا ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ یہودیوں نے ان کو صلیب پر چڑھایا۔ لیکن وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ صلیب کے صدمہ سے بیہوش ہوگئے۔ اور زندہ اُتار لئے گئے۔ پھر آپؑ کو کشمیر پہنچایا گیا۔ وہاں آپ علاج معالجہ سے اچھے ہوگئے۔ اور وہیں پر ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ سرینگر محلہ خان یار میں آپؑ کی قبر موجود ہے۔

ہمارے مقدس نبی حضرت مسیح موعودؑ کو ۱۸۹۱ء میں بذریعہ الہام خداتعالیٰ نے بتایا کہ حضرت مسیح ناصریؑ جنکے دوبارہ آنیکے مسلمان اور مسیحی دونوں قائل ہیں۔ فوت ہو چکے اور ایسے فوت ہوئے ہیں۔ کہ پھر واپس نہیں آسکیں گے۔ اور مسیحؑ کی بعثت ثانیہ سے مراد ایک ایسا شخص ہے جو ان کی خو بو پر آوے۔ اور وہ آپ ہی ہیں۔ یہ الہام ایکبار نہیں متعدد بار ہوا۔ خداتعالیٰ کا پاک کلام پکار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پکار کر حضرت عیسےٰؑ کی وفات کو ثابت کر رہا ہے ۔ نیز اسنے اپنے فرستادہ کے ذریعہ دُنیا پر روشن کر دیا ہے کہ جس مسیح کے تم منتظر تھے وہ آچکا ہے ۔ اور مسیح ناصری کو خدا تعالیٰ نے وفات دیدی ہے جیساکہ وہ پہلے انبیاء کو دیتا رہا ہے ۔ بحیثیت احمدی اور مُسلمان ہونے کے سب سے پہلا ہمارا خیال اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے رسُولؐ کی عزّت کی طرف جاتا ہے ۔ اس عقیدہ کے ماننے سے خُدا تعالےٰ کی توحید پر حرف آتا ہے ۔ اور ان کے دوبارہ واپس آنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی حرف آتا ہے پارہ سات سُورہ مائدہ کے آخری رکوع میں خُدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔ وَ اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰـھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ....

یعنی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مشرکوں کے سامنے حضرت عیسےٰؑ سے فرمائیگا ۔ کہ کیا تُو نے لوگوں کو کہا تھا ۔ کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ تعالیٰ کے سوا دو معبُود بنالو ۔ حضرت عیسےٰؑ جواب دیں گے ۔ کہ حضور میں تو ایک خاکی انسان ہوں ۔ اور خود آپنے اپنی قدرت سے مجھے پیدا کیا ۔ میرے لئے یہ کس طرح ممکن تھا ۔ کہ میں وہ بات کہتا جسکا مجھے کوئی حق نہ تھا ۔ اگر میں یہ کہتا تو آپ کو ضرور علم ہوتا ۔ کیونکہ آپ تو غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں ۔ میںنے تو ان کو وہی کہا تھا جسکا کہ مجھے آپنے حکم دیا تھا یہ کہ عبادت کرو اللہ کی جو کہ میرا اور تمہارا رب ہے ۔ جبتک میں ان لوگوں میں موجود رہا ۔ تو انپر نگران رہا ۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ ۔ لیکن جب تُو نے مجھے وفات دیدی (یا رُوح قبض کرلی) تو میری نگرانی ٹوٹ گئی ۔ نگرانی دو طرح ٹوٹ سکتی ہے :۔

(۱) کہیں چلے جانے سے (۲) مرجانے سے ؛

لیکن حضرت عیسےٰؑ فرماتے ہیں :۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ یعنی جب تُو نے مجھے وفات دیدی ۔ تو ثابت ہوا کہ آپؑ کی نگرانی وفات کی وجہ سے ٹوٹی ہے ؛

غیر احمدی اس بات کو تو مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰؑ کی نگرانی ختم ہو چکی ہے ۔ مگر وہ کہتے ہیں ۔ کہ نگرانی وفات کی وجہ سے نہیں ٹوٹی بلکہ زندہ آسمان پر جانے سے ٹوٹی ہے ۔ لیکن ان کا یہ عقیدہ غلط ہے کیونکہ نگرانی جانے کیوجہ سے نہیں ٹوٹی بلکہ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ یعنی وفات ہو جانے کیوجہ سے ٹوٹی ہے ۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ ۔ یہ عربی ہے اور اس کے معنے وہی ہونے چاہئیں جو کہ عربی میں ہوں ۔ اور عربی میں جب یہ باب تفعّل ہو ۔ اور فاعل اللہ تعالیٰ ہو ۔ اور ذی رُوح مفعول ہو تو سوائے قبض رُوح کے اور کوئی معنے اس لفظ کے نہیں ہوتے ؛

فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ ۔ قرآن شریف میں ۲۵ پچیس بار آیا ہے ۔ دو دفعہ حضرت عیسےٰؑ کے لئے اور تیئیس دفعہ اَوروں کے لئے ۔ غیر احمدی ۲۳ دفعہ تو وفات کے معنے کرتے ہیں ۔ لیکن دو دفعہ پُورا ہونے کے معنے لیتے ہیں ۔ یعنی حضرت عیسےٰؑ کو خدا تعالیٰ نے پُورا پُورا مع جسم عنصری کے اُٹھالیا ۔ حالانکہ یہ معنے غلط ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بخاری کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کے معنے سوائے رُوح قبض کرنے کے اور کوئی نہیں ہوتے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز مسلمانوں کو آب کوثر پلائینگے بعض لوگ آب کوثر پینے کے لئے آگے بڑھیں گے مگر فرشتے ان کو اپنی طرف لیجائیں گے۔ مگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔ کہ یہ لوگ میرے امتی ہیں۔ ان کو آنے دو۔ فرشتے کہیں گے۔ کہ تجھے معلوم نہیں کہ یہ لوگ تیری وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے اسپر حضور فرماتے ہیں کہ میں وہی کہونگا جو مسیح نے کہا۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ۔ یعنی میری قوم میری وفات کے بعد بگڑی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کے معنے قبض رُوح ہیں۔ تبھی تو رسول مقبول صلعم یہ الفاظ بول سکیں گے۔ لیکن اگر تَوَفَّیْتَنِیْ کے معنے پورا پورا لینے کے یعنی زندہ آسمان پر مع جسم اور رُوح کے لیجانے کے ہوتے تو کبھی آنحضرت صلعم یہ الفاظ اپنے حق میں استعمال نہ کرتے ؛

چودھواں پارہ سورۃ النحل میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ ۔ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۔
وہ جنکو یہ دُنیا کے لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پُوجتے ہیں۔ وہ نہیں پیدا کر سکتے کچھ بلکہ وہ تو خود پیدا شدہ ہیں۔ وہ مُردہ ہیں زندہ نہیں ہیں۔ اور وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ کب دوبارہ زندہ کئے جاوینگے ان آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو دُنیا میں پُوجا جاتا ہے۔ وہ سب مُردہ ہیں۔ چونکہ حضرت عیسےٰ ؑ کو بھی دُنیا کے مختلف حصّوں میں عیسائی پُوجتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ وہ بھی مُردہ ہیں۔ اور وفات پا چکے ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث سے آپ کی وفات ثابت ہوتی ہے ؛

احادیث نبویہ سے ایک موعود کی (جسے ابن مریم کہا گیا ہے) آمد کی خبر معلوم ہوتی ہے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنیوالا موعود اسی امت کا ایک فرد ہوگا نہ کہ مسیح ناصری علیہ السلام جو فوت ہو چکے ہیں۔ ہم خدا تعالےٰ کی قدرت پر ایمان رکھنے کیوجہ سے اس امر کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح ناصری ؑ کو خدا تعالیٰ زندہ کرکے نہیں بھیجیگا۔ بلکہ اسی امت کے ایک فرد کو اُس نے مسیح موعود بناکر بھیج دیا ہے۔ جب اس کے بندوں کو ہدایت اور رہنمائی کی حاجت ہوئی۔ تو اُسے کسی وفات یافتہ نبی کو زندہ کرکے نہ بھیجنا پڑا وہ تو ہمیشہ بندوں کی ہدایت کے لئے انہی کے زمانہ کے لوگوں میں سے منتخب کرکے انکی اصلاح کیلئے بھیجتا رہا ہے ؛

خدا تعالیٰ کے کلام یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ؑ کا رفع ان کی وفات کے بعد ہوا تھا ؛

یہ بالکل ناممکن بات ہے کہ ہم حضرت مسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصری کو زندہ آسمان پر چڑھا دیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیر زمین مدفون سمجھیں اور پھر ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھیں کہ آپ مسیح سے افضل بھی ہیں کس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ جسے اللہ تعالیٰ نے ذرہ سا خطرہ دیکھکر آسمان پر اُٹھا لیا۔ ادنیٰ درجہ کا ہو۔ اور وہ جو دُور دُور تک دشمنوں سے تعاقب کیا گیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اسے ستاروں تک بھی نہ اُٹھایا۔ اعلیٰ ہو۔ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک برداشت نہیں کرسکتے۔ اور یہ بھی گوارا نہیں کرسکتے۔ کہ آپ کسی کے ممنونِ احسان ہوں۔ آپ کا سر کسی کے احسان کے آگے جھک نہیں سکتا۔ بلکہ آپ کا احسان سب نبیوں پر ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کا فیضان کبھی رک نہیں سکتا۔ آپ پر اللہ تعالیٰ وہ دن کبھی نہیں لائیگا۔ جب آپ کا فیضان بند ہو جائے۔ آپ پر اللہ تعالےٰ کو کسی اور نبی سے زیادہ پیار نہ تھا۔ عرب کے لوگوں نے آپ سے کہا۔ او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیّک حتّٰی تنزل علینا کتابا نقرؤہ یعنی ہم تجھے نہیں مانیں گے جبتک کہ تُو آسمان پر نہ چڑھ جائے۔ اور ہم تیرے آسمان پر چڑھنے کا یقین نہیں کریں گے جب تک کہ تُو کوئی کتاب بھی آسمان پر سے نہ لائے جسے ہم پڑھیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا۔ کہ قل سبحان ربّی ھل کنت الّا بشرًا رسولًا۔ کہ ان سے کہدے کہ میرا رب ہر کمزوری سے پاک ہے۔ مَیں تو صرف ایک آدمی ہوں۔ لیکن حضرت مسیحؑ کو وہ آسمان پر لیجائے۔ جب محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوال آئے تو انسانیت کو آسمان پر چڑھنے کے مخالف بنایا جائے۔ لیکن جب مسیح کا سوال آئے تو انکو بلا ضرورت آسمان پر لیجایا جائے۔ پس ثابت ہؤا کہ خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت کوئی انسان زندہ آسمان پر نہیں جاسکتا چونکہ حضرت عیسےٰؑ بھی ایک انسان تھے۔ انکو بھی باقی لوگوں کی طرح اللہ تعالیٰ نے وفات دیدی؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن قریب آئے تو جبرائیل نے بذریعہ وحی آپ کو خبر دی کہ کوئی نبی نہیں گذرا کہ جس کی عمر پہلے نبی سے آدھی نہ ہوئی ہو۔ اور یہ بھی خبر دی کہ حضرت عیسےٰؑ ابن مریم ایک سو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے۔ پس اس سے آپ نے اندازہ لگایا۔ کہ آپ کی عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔ لوگوں کا یہ خیال کہ آپ ۳۲، ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اُٹھائے گئے تھے غلط ہؤا۔ کیونکہ اگر حضرت مسیحؑ اس عمر میں آسمان پر اُٹھائے گئے تھے۔ تو آپکی عمر بجائے ۱۲۰ سال کے رسُول کریمؐ کے زمانہ تک قریبًا چھ سو سال بنتی ہے۔ اور اس صورت میں چاہیئے تھا۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کم سے کم تین سو سال کی عمر پاتے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ۶۳ سال کی عمر میں فوت ہو جانا اور الہامًا آپ کو بتایا جانا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوگئے۔ ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ زندہ نہیں اٹھائے گئے بلکہ وفات دیئے گئے؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ سب نبیوں سے

بڑھ کر ہے۔ اور آپؐ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ پیارے تھے۔ آپؐ کو خداوند کریم نے وفات دی اور آپؐ زمین میں مدفون ہوئے۔ اگر آپؐ کو خدا تعالےٰ زندہ آسمان پر اُٹھاتا تو ممکن تھا کہ اور نبیوں کو بھی یہ درجہ ملتا۔ چونکہ آپؐ فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے سب نبی فوت ہو گئے ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسٰیؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے وفات دی اور زمین میں مدفون ہوئے ٭

(رشیدہ ناصر بنت چوہدری نصیر الدین صاحب
نصرت گرلز ہائی سکول ۶ دینیات کلاس قادیان)

نصرت گرلز ہائی سکول کا نتیجہ میٹریکولیشن

امتہ اللطیف بنت مفتی فضل الرحمٰن صاحب ۵۲۳
امتہ الرشید بنت مرزا محمد سعید صاحب ۴۸۷
عائشہ صدیقہ بنت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ۴۳۶
امتہ اللہ بنت میر محمد اسمٰعیل صاحب ۴۰۳

پرائیویٹ طور پر

منظور فاطمہ بنت چوہدری غلام محمد صاحب ۴۶۷
امتہ المجید بنت شیخ فضل کریم صاحب مرحوم ۴۶۱

مسیح ناصری و مسیح محمدیؐ کی مماثلت

پہلی مماثلت حضرت مسیح ناصریؑ اور حضرت مسیح موعودؑ میں یہ ہے کہ جس طرح حضرت مسیح ناصریؑ ۱۴۰۰ سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ۱۴۰۰ سال بعد مبعوث ہوئے۔

دوسری مماثلت۔ جس طرح حضرت مسیح ناصریؑ کی بعثت کی غرض صرف یہ تھی کہ توریت کی تعلیم کو جسکو بنی اسرائیل بھول چکے تھے۔ پھر دوبارہ یاد دلائیں اور اپنی قوم کو اسپر کاربند کرائیں۔ اس طرح یہودی جو رُوحانی طور پر مر چکے تھے، دوبارہ زندہ ہوں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض صرف یہی ہے کہ مسلمان جو قرآن کریم کی تعلیم کو بھلا چکے ہیں اور اسے عملاً ترک کر چکے ہیں۔ اور رُوحانی طور پر مُردہ ہو چکے ہیں۔ پھر نئے سرے سے اس تعلیم پر کاربند ہوں۔ اور پھر زندہ ہو جائیں۔ اور اسلامی تعلیم کو جو خود مسلمان بھی چھوڑ چکے ہیں۔ ساری دُنیا میں پھیلایا جائے۔ اور اسلام کو ساری دُنیا پر غالب کیا جائے ٭

حضرت مسیح ناصریؑ کی بعثت کیوقت یہودیوں کا عام خیال تھا کہ الیاس نبی بجسم عنصری آسمان پر گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے ہیں پہلے وہ آسمان پر سے آوینگے بعد میں حضرت مسیح علیہ السلام مبعوث ہونگے۔ اور توریت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر کھول کھول کر پیش کرینگے۔ حالانکہ وہ اس خیال میں غلطی پر تھے۔ کیونکہ وہ پیشگوئی اپنے ہی الفاظ میں پوری ہونے کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ اور اسی غلطی کیوجہ سے وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے منکر ہو گئے گویا نبی کے انکار کیوجہ سے خدا کے غضب کو اپنے اوپر بھڑکا لیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کیوقت عام مسلمان یہی سمجھے بیٹھے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسم عنصری یعنی اس جسم کے ساتھ آسمان پر بیٹھے ہیں اور قیامت کے قریب وہ آسمان پر سے نازل ہونگے۔ اور کفار سے جنگ کرینگے وغیرہ وغیرہ؛

جس طرح یہودیوں میں آجتک کوئی الیاس نبی آسمان سے نہ اترا۔ اسی طرح آجتک حضرت عیسیٰؑ بھی اس عقیدہ کے مطابق آسمان پر سے نہ اترے۔ اور پھر اسی طرح اس زمانہ کے مامور سے انکار کر کے مسلمان بھی دین و دنیا دونوں کھو بیٹھے ہیں اور ذلت میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ جس طرح یہودی حضرت الیاس نبی کے آسمان پر سے اترنے کو توریت کی پیشگوئیوں سے ثابت کرتے تھے۔ حالانکہ ان کو حضرت مسیح ناصریؑ نے کھول کر بتا دیا تھا کہ نہ کوئی آسمان پر سے گیا ہے اور نہ آویگا۔ لیکن انہوں نے ضد کر کے حضرت مسیحؑ کو قبول نہ کیا۔ یہی حال آجکل کے مسلمانوں کا ہے۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن پاک سے کھول کھولکر بتا دیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ مگر پھر بھی مسلمان ضد کیوجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی قرآن کریم سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس طرح یہودیوں کو ٹھوکر لگی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی ٹھوکر لگی ہے؛

پانچویں مماثلت۔ جس طرح حضرت مسیح ناصری کوئی نئی شریعت لیکر مبعوث نہ ہوئے تھے بلکہ توریت کے ہی اشاعت اور خدمت کے لئے مامور ہوئے تھے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کوئی جدید شریعت نہیں لائے۔ بلکہ قرآن شریف کی خدمت اور اشاعت کے کام پر مامور ہو کر تشریف لے آئے؛

چھٹی مماثلت۔ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت کے وقت رومی حکمران تھے جن کی عدالت میں ان کو مجرم کی حیثیت میں یہودیوں نے پیش کر دیا تھا اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام بھی اس وقت اور اسی ملک میں مبعوث ہوئے جہاں حکومت غیر قوم کی تھی یعنی انگریزی حکومت۔ اور اسی طرح ان یہودی صفت مسلمانوں نے ہر طرح سے حضورؑ پر مقدمات بنا کر انگریزوں کی عدالت میں حاضر کرایا؛

ساتویں مماثلت۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش جمعہ کے دن ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی جمعہ کے دن پیدا ہوئے۔ پھر یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اور خود مسلمانوں کے رسالے اور اخبارات اور بڑے بڑے نامی شاعر قصیدے خوانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۵

کر کے ثابت کر رہے ہیں۔ کہ مسلمان قرآن شریف کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور اسلام کو عملاً ترک کر چکے ہیں اور اسلام کی حالت اب بالکل وُہی ہے جو حضرت مسیح ناصری کیوقت میں یہودیوں کی تھی۔ تو ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود کا مبعوث ہونا اور پھر مثیل مسیح ہونا کیا اظہر من الشمس نہیں ہے؟ پھر کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ مسلمان مالی حالت سے سب قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور ہندوؤں کے مقروض و غلام بن گئے ہیں اور مفلس اور غریب ہو کر ذلت سے بالکل یہود کے مشابہ ہو گئے ہیں۔ اب مسیح موعود علیہ السّلام نے مبعوث ہو کر اس مُردہ قوم میں جان ڈالی ہے۔ اور اور اس پاک قرآن کو دُنیا کے سامنے پیش کر کے انوار کا دریا بہا دیا ہے۔ اور اس قرآن کریم کو ساری دُنیا میں پھیلانیکا بندوبست فرمایا ہے۔ اور اسی قرآن پاک کے ذریعہ سے اسلام کو عام ادیان باطلہ پر برتر ثابت کر دیا ہے۔ اور اس مُردہ قوم کو زندہ اور ساری دُنیا کا اُستاد بننے کے راستے بتا دئے ہیں۔ ایک وقت پادری مُسلمانوں کی تلاش میں ہندوستان آ آکر ان کو دین حق سے برگشتہ کر رہے تھے۔ اور آج احمدی مبلغ ساری دُنیا میں عیسائیت کا مقابلہ کر کے ان کو بھاگنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اور دُنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لے آنے کا بندوبست کر رہے ہیں۔ پس جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے حق کو غالب کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیارا چہرہ لوگوں کو دکھایا تھا۔ اُسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ان یہودی صفت لوگوں کو پھر اپنا پیارا آقا اور رب ملا دیا ہے ؛

(سکینہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ بنت حکیم محمد عبدالجلیل صاحب بھیروی)

خوشِ اخلاقی

خوش اخلاقی فطرت کی ایک پاکیزہ صورت کا نام ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص میں تمام صفات حسنہ کا عمدہ طور سے جمع ہو جانے کا نام خوش اخلاقی ہے ؛

خوش اخلاقی زندگی کا فخر و تاج ہے۔ انسان کی تمام مقبوضہ اشیاء میں یہ سب سے اعلیٰ رتبہ رکھتی ہے۔ نیز انسانی قلوب کو فتح کرنے کا ایک کاری حربہ۔ کیونکہ داناؤں کا قول ہے۔ کہ خوش گفتار اپنی خوش گفتاری سے دُوسرے کے دل پر اتنا قابُو پا لیتا ہے۔ حتیٰ کہ اُسپر لازم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اُس سے محبّت کرے ؛

گو انسان بہت بڑا عالم فاضل نہ ہو۔ اور دولت میں بھی کم ہو۔ لیکن اگر وہ خوش اخلاقی جیسے جوہر کا مالک ہو۔ تو اُس کی قدر و منزلت ہمیشہ بڑھتی رہیگی۔ خواہ وہ دفتر میں ہو یا مکان میں۔ چنانچہ رسُول کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ خوش خلق سعادت دارین حاصل کرنے کے علاوہ دینی اور دُنیاوی برکات سے فیضیاب ہو جائیگا۔ لیکن برعکس اس کے بدخلقی اُس کو دوزخ کے نچلے طبقہ میں پہنچا دیگی ؛

جس طرح علم ایک قسم کی طاقت اور زور ہے۔ اسی طرح خوش اخلاقی بھی ایک خاص قوّت ہے۔ دِماغ بغیر دل کے چالاکی بغیر نیکی کے بیشک ایک طرح کی قوتیں ہیں۔ مگر صرف نقصان دہ۔ ایسے آدمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی باتوں سے ہم صرف متاثر ہو سکتے ہیں۔ مگر اُن کے افعال کی تعریف نہیں کر سکتے۔ جیسے جیب کترنیوالے اپنا کام بڑی مستعدی سے سرانجام دیتے ہیں۔ مگر اُن کے اس فعل کی کوئی تعریف نہیں کرتا۔ اسی طرح لیاقت اور علمیّت بغیر خوش اخلاقی کے بے فائدہ چیز ہے۔ چنانچہ رسُول کریم صلعم سے کسی شخص نے سُوال کیا۔ کہ مومنوں میں بہ اعتبار ایمان کے کون زیادہ افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو خُلق میں سب سے بہتر ہو۔ فرمایا۔ اگر تم دولتمند بننا چاہو۔ تو وہ ضرور دولتمند ہوں گے جو حسن خُلق سے آراستہ ہوں گے۔ فرمایا۔ بدخُلقی انسانی اعمال کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو برباد کرتا ہے۔ نیز رسُول کریم صلعم جو کہ محاسن اخلاق کے بہترین مجسمہ تھے۔ ہمیشہ بدرگاہ الٰہی دُعاء فرمایا کرتے تھے:۔ اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعَافِیَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ یعنی اے واحد یگانہ خُدا میں تجھ سے صحت و عافیت اور حسن خلق طلب کرتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالٰے بھی فرماتا ہے۔ اے نبی! یقیناً تُو اخلاق کاملہ کا[1] بہترین نمونہ ہے۔ اگر تُو سخت دل یا سخت زبان ہوتا۔ تو تمام لوگ تیرے گرد سے بھاگ[2] جاتے۔

اسلئے انسانی زندگی کے مقاصد میں سب سے اعلےٰ مقصد یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ خوش اخلاق ہو۔ اور اس کے لئے مناسب کوشش کرے۔ اپنی اصلاح خود کرے۔ چنانچہ ایک دانشمند کہتا ہے۔ کہ انسان کو لازم ہے کہ اپنی اصلاح آپ کرے۔ اور حرص و ہوا کے پھندوں سے آزاد رہے۔ اگر وہ نیکی اور خوش خلقی کو اپنی عادت بنالے۔ تو وہ اُسپر ایسی ہی آسان ہو جائیگی۔ جیسے پہلے بدخلقی۔ جس طرح ایک قسم کا کام کرتے رہنے سے اجسام اُس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح رُوحانی قوتیں بھی نیکیوں کی مشق سے صفات حمیدہ کی خوگر ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ جنکے مقاصد اعلیٰ ہوتے ہیں۔ گو پُوری کامیابی حاصل نہ کر سکیں۔ تاہم اپنی موجودہ حالت میں تو بلاشبہ کچھ ترقی کر لیتے ہیں:۔

عمدہ اخلاق میں یہ بھی داخل ہے۔ کہ اگر کوئی اعلےٰ، ادنیٰ اور برابر والا ہمارے گھر آئے تو نہایت خندہ پیشانی سے اس کا استقبال کریں۔ اور کوئی ایسا کلمہ جس سے اُس کی بے عزتی ہو، زبان پر نہ لائیں۔ شائستگی کے ساتھ ملنا اور خوشی سے پیش آنا فطرتی طور پر دل کو بہت خوش کرتا ہے۔ اِسی لئے ہمارا مذہب ہمیں سکھاتا ہے۔ کہ کسی کا دِل رکھنا بہت بڑے ثواب کا موجب ہے۔ اس کا اثر دولت دینے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ وزیر برمکی کے متعلق ایک روایت ہے۔ کہ اُن کے دادا کے وقت کا کوئی دشمن قرض خواہوں کے تقاضوں سے تنگ آکر آپکے پاس آیا۔ مگر آپ نے التفات نہ کی۔ بلکہ روپوں کے کئی تھیلے اُس کے پاس بھیج دئے۔ اُس کے دل پر اس کا کوئی اثر نہ ہُوا۔ اگر آپ اُس سے

---

[1] اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ + [2] لَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ تو اُس کو بھی خوش کر لیتے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی بھی حاصل کر لیتے۔ یہ ممکن ہے کہ مفلسی کی وجہ سے انسان دولتمندوں جیسی خیرات نہ کر سکتا ہو۔ لیکن اگر وہ چاہے تو یہ اخلاق بہ آسانی حاصل کر سکتا ہے ؛

عمدہ اخلاق کا اثر سوسائٹی پر ویسا ہی پڑتا ہے جیسے شمع کا بزم پر۔ جو اس کے سامنے آتا ہے۔ وہ خود بخود روشن ہو جاتا ہے ؛

غرضیکہ خوش اخلاقی انسان کو کامل جامہ انسانیت پہنا دیتی ہے۔ اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ انقلابات زمانہ کا مقابلہ کر سکے۔ چنانچہ تاریخ کی ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ ایسے گزرے ہیں جو بڑے محنتی اور دیانتدار تھے۔ مگر پھر بھی ترقی نہ کر سکے جس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ سخت بدمزاج تھے۔ اور بدمزاجی کی وجہ سے اُن کے اخلاق بگڑتے گئے۔ حتیٰ کہ وہ قعر مذلت میں جا گرے ؛

بعض لوگ ایسے ہیں۔ وہ اگر ذرا بھی کوئی بات اپنے خلاف مرضی پائیں۔ بگڑ جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑی بد اخلاقی ہے۔ بلکہ دوسروں کے خیالات اور راؤں کی قدر کرنی عمدہ اخلاق میں سے ہے۔ خوش خلق انسان جہاں جاتا ہے۔ عزت حاصل کرتا ہے۔ اور اسکو دوسروں کی عزت کا اتنا ہی پاس ہوتا ہے جتنا کہ اپنی عزت کا ؛

نیز اخلاق حمیدہ ایمان کا پہلا زینہ ہے۔ چنانچہ رسول مقبول صلعم نے اخلاق کو درست کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ رسول کریمؐ سے کسی نے سوال کیا کہ دین کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ خوش خلق ہونا۔ اور جو شخص اپنے ہمسائیوں سے بدخلقی سے پیش آتا ہے۔ وہ کبھی مومن نہیں ہو سکتا۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ کہ قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ پیارے اور میرے نزدیک بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے۔ جنکے اخلاق اچھے ہوں گے ؛

مذہب اسلام نے اخلاق کی درستی پر بہت زور دیا ہے۔ اور یہ تعلیم اس کی ساری تعلیمات کا کہا جاتا ہے کہ جزو اعظم ہے۔ کیونکہ سارے مذہب کا خلاصہ دو باتوں میں آ جاتا ہے۔ (۱) خدا تعالیٰ کے حقوق کا ادا کرنا۔ (۲) خدا کے بندوں کے حقوق کی نگہداشت کرنا ؛

تعلیمیافتہ فرقہ تعلیم کے مقصد کو نہ جانتے ہوئے عام طور پر زیادہ بدخلق نظر آتا ہے۔ جو اس کیلئے سخت نقصان دہ ہے۔ تعلیم تو ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم درجے کو پہچانیں۔ بڑوں کو بڑے جان کر اُن کی عزت کریں۔ اور غمزدہ دلوں کو زیادہ ٹھیس نہ پہنچائیں۔ اور چھوٹوں سے کمال شفقت سے پیش آئیں۔ مگر عموماً اس طرف توجہ نہیں کی جاتی ؛

اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنے اخلاق کو سدھاریں۔ اور اپنی تعلیم کے مقصد کو سمجھیں کیونکہ جو تعلیم ہمیں آجکل دی جا رہی ہے۔ اگر ہم اس کا صحیح استعمال کریں۔ تو اس سے ہم اپنے مقاصد میں بہت اعلیٰ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اس کا غلط استعمال کریں۔ تو یہ ہمیں بالکل ذلیل بنا دیگی ؛

دوسرے ہماری احمدی جماعت کو اخلاق کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درستی کی زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ ہمارا کام سب دنیا سے نرالا ہے۔ ہمیں احمدیت کو دُنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ اگر ہمارے اخلاق اچھے نہ ہوں گے۔ تو دشمن جو کہ ہماری ذراسی لغزش پر انگشت نمائی کرنی شروع کر دیتا ہے۔ ہماری بات کب مانیگا۔ جس سے ہم اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتیں؛

آخر میں مَیں دُعاء کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اپنے پیارے آقا کے حکم کو بجالا کر سعادت دارین حاصل کریں۔ اور اپنے مولےٰ کی رضامندی بھی حاصل کریں۔ اور جو فرض ہمارے ذمہ عائد ہوُا ہے۔ اُس کو باحسن وجوہ سرانجام دیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس فرض منصبی میں کوتاہی کریں۔ اور خُدا کے حضور جوابدہ ہوں۔ اور قابل سرزنش ٹھہرائی جائیں؛

والسلام

(ایس۔ اے۔ قادیان)

شکریہ اعانت

ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی چھاؤنی لاہور نے دو روپے آٹھ آنے کی رقم اپنی لڑکی اقبال بیگم کے امتحان جماعت ہشتم میں کامیاب ہونے کی خوشی و شکرانے میں بطور اعانت مصباح بھیجی ہے۔ تا کسی غیر مستطیع خاتون کے نام مصباح جاری کر دیا جائے آپ احمدی بہنوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ لڑکی کی درازی عمر، صاحب اقبال و خادمہ دین ہونے کے لئے دُعاء فرمائیں؛

فضول خرچی سے بچنا

میری محترم بہنو! عاجزہ چند ایک لفظوں کا مجموعہ مضمون کی شکل میں لکھکر آپکے سامنے پیش کرتی ہے۔ جو فضول خرچی کے متعلق ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ فضول خرچی کیسا فعل ہے۔ اور اس کے کرنے سے خواہ مرد ہو یا عورت کیا لت پڑ جاتی ہے اور کس حد تک اسے مجبور کر دیتی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ مرض عورتوں میں خاصکر زیادہ پایا جاتا ہے بہ نسبت مردوں کے۔ دُنیا میں خُدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے ایسے ایسے سامان مہیا کئے ہیں۔ کہ اُن کا شمار کرنا مشکل ہے۔ جیسے اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے:۔ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا یعنی اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو تو ہرگز انہیں نہ گن سکو گے۔ اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے۔ اگر ایک آدمی کسی دوسرے پر کچھ احسان کرتا ہے تو وہ اس کوشش میں کوشاں رہتا ہے۔ کہ مَیں اس سے بڑھکر اس کا کام کروں تا یہ احسان اُتر جائے۔ جس طرح بھی ہو وہ اپنے احسان کو اُتار سکتا ہے۔ لیکن اگر ادھر خیال کیا جائے تو یہ نظر آتا ہے کہ اگر ہم اپنی تمام زندگی نیک کاموں میں صرف کریں، تو بھی ہم اپنے پیدا کرنیوالے کے احسان کو نہیں اُتار سکتے۔ تو پھر اُس کی دی ہوئی نعمتوں کو ہم بے موقع محل کیوں صرف کریں۔ بلکہ انکو بہت ہی احتیاط سے صرف کرنا ہمارا فرض ہے۔ بعض بہنوں کا خیال ہوگا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضول خرچی صرف کپڑے یا گوٹا کناری میں ہوتی ہے،
نہیں بلکہ جو بھی اس نے نعمتیں ہم کو عطاء کی ہیں۔
اُن میں سے کسی کو بیجا ضرورت سے صرف کرنا فضول
خرچی میں داخل ہے۔ ایسی باتوں کا خیال عورت کو
زیادہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تمام گھر کی ذمہ دار ہوتی
ہے۔ جو چاہے سو کرے۔ ایک معمولی سی بات سے ہی
میں آپکو سمجھاتی ہوں۔ اگر کپڑوں کو ہی لے لیں۔ اور
عورتوں اور مردوں کے کپڑوں کی اگر تعداد لگائی جائے
تو یقینی بات ہے کہ ہر عورت کے کپڑے ہر مرد سے
زائد نکلیں گے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ پس اس سے
صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ عورت نہایت ہی کمزور ہستی
ہے۔ جو کہ اپنے نفس کو بھی قابو میں نہیں لاسکتی اور
کم چیز پر اسے قناعت نہیں ہوتی۔ تاہم ہماری
عورتیں غیر مذاہب کی عورتوں کے مقابلہ میں بہت
اعلیٰ پیمانے پر ہیں۔ درحقیقت اس کیوجہ یہ ہے کہ
ہمارے پیارے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے آکر خشک پودے کو وہی پانی دینا شروع کیا۔ جو
۱۳۰۰
تیرہ سو سال پہلے اس پودے کو دیا جاتا تھا۔ اور
خدائے تعالیٰ نے اس کا ذمہ لیا تھا۔ کہ یہ پودا اجڑ سے نہیں
نکلیگا۔ بلکہ کچھ عرصہ خشک رہ کر اسے پانی سے سیراب
کیا جائیگا۔ یعنی پانی وہی ہوگا۔ اور سیراب کرنیوالا
کوئی اور نہ کہ وہی۔ پس فدا ہوں اُمّی و اَبّی پیارے
نبی رسول کریم صلعم پر کہ ہم آپؐ کی تعلیم کے زیر سایہ
ہوکر دنیا میں سبقت لے رہی ہیں۔ اِس لئے ہمیں
ان معمولی باتوں پر بھی زیادہ غور کرنا چاہیئے۔ اور آج

ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز نے جو تحریک جدید کی ہے۔ اس سے آپکی
دلی خواہش اور آپکا اصلی مقصد یہی ہے کہ میری جماعت
کو فضول خرچی سے بچنے کی کُلّی عادت ہوجائے تاوہ
اپنے مولیٰ کے حقیقی بندے بنجائیں۔ اور دینی کام میں بھی
کچھ نہ کچھ حصہ لیں۔ لیکن آپکی تحریک کا مطلب یہ نہیں کہ
مقررہ عرصہ تک ہی پابندی کی جائے۔ بلکہ ہر ایک
انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی تمام زندگی کو جو ابھی اسنے
گزارنی ہے۔ ان لغو حرکات سے بچاتا رہے اور اپنا
وقت نیک کاموں میں صرف کرے۔ جیسے قرآن کریم
میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا
اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا۔
یعنی فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں
اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ اس سے صاف
ظاہر ہے کہ ہمکو صرف ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ
کا حکم ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بھی فضول خرچ لوگوں
کو شیطان کا بھائی ٹھہرایا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ
اس فعل سے ہم اپنے آپکو جہانتک ممکن ہے بچائے
رکھیں۔ اور خدا تعالیٰ سے اس کے لئے مدد چاہیں۔ بعض
عورتوں میں یہ بھی عادت پائی جاتی ہے۔ کہ اگر وہ کوئی
گوٹا وغیرہ خرید رہی ہے اور دوسری بہن نے اسے
اس کے لینے پر اصرار کیا ہے تو وہ فوراً بے خطر و
خوف یہ جواب دیگی۔ کہ سب عورتیں خریدتی ہیں صرف
ہمارے لئے تحریک رہ گئی ہے۔ گویا کہ وہ کسی کے
کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ اس کام میں انکی طاقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف بچوں کا سا حوصلہ رکھتی ہے جس طرح کوئی بچہ اگر کسی کے پاس کوئی مٹھائی یا اور کوئی کھانے کی چیز دیکھتا ہے تو اپنی ماں کو اسپر مجبور کرتا ہے کہ مَیں بھی وہی چیز لُونگا جو فلاں کے پاس ہے۔ اسیطرح عورت کا دل اسکو مجبور کرتا ہے کہ فلاں عورت نے وہ چیز لی ہے تو مَیں کیوں پیچھے رہ جاؤں۔ حالانکہ اسکو یہ خیال نہیں ہوتا کہ کوئی نیک کام تو ہے نہیں جس میں مَیں حصہ لے رہی ہوں۔ بعض امیر لوگوں کے تو یہاں تک دماغ چل گئے ہیں کہ اس کام کو غریبوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ اس تحریک میں عورت ہو یا مرد۔ امیر ہو یا غریب سب یکساں ہیں اور سب کے لئے ایک ہی آرڈر ہے۔

ان مندرجہ بالا باتوں کے علاوہ سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ بعض لوگوں میں خود نمائی کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور دوسرے لوگوں کے سامنے اپنی عظمت و شان دکھانے کے لئے اپنی حیثیت سے بڑھ کر خرچ کر بیٹھتے ہیں۔ اس عادت کیساتھ چٹخارے کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ قیمتی لباس کا شوق آرام و آسائش کے پُرتکلف سامانوں کی خریداری کا خیال ہر وقت ان کے دل میں بسا رہتا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ خواہ مخواہ حد سے گزر جاتے ہیں۔ اسی طرح انکے ہاں اگر کوئی مہمان آجائے تو اس کی خاطر و مدارات میں اپنی طاقت سے زیادہ خرچ کر کے اس کو قسما قسم کے کھانے کھلا دیتے ہیں۔ اور اپنے قرضے کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ پھر وہی قرضہ ان کے لئے بجائے رحمت کے تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔ ایسے لوگ فضول خرچ کہلانے کے مستحق ہیں پس میری بہنو! فضول خرچی سے اپنے آپکو بچاؤ۔ تا کفایت شعار اور سلیقہ والی کہلاؤ۔ مَیں اُمید کرتی ہوں۔ کہ تمام احمدی خواتین کے ذہن میں بھی یہ خیال نہ ہوگا۔ کہ حضور ایدہ اللہ کی تحریک کے سال اب ختم ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے آزادی کے دن نزدیک تر ہیں۔ نہیں بلکہ ہمکو چاہیئے کہ اس قلیل عرصہ میں جو ہم نے چند ایک سبق حاصل کئے ہیں۔ خُدا تعالیٰ سے دُعا مانگنی چاہیئے۔ کہ اے خُدا تُو ہمیں ایسے ہی طریقوں پر آئندہ بھی چلنے کی توفیق عطاء فرما۔ اور ہر ایک قسم کی فضول خرچیوں سے بچا۔ اور اپنے امام کے ہر ایک حکم میں ہمیں بھی شامل کر۔ آمین ثم آمین۔

والسلام

(اے۔ آر نسیم بنت بابو محمد رشید خان احمدی آف رشکئی)

ضروری بات:- اگر مصباحی بہنیں چاہتی ہیں کہ مصباح پندرہ روزہ باقاعدہ شائع ہوتا رہے۔ تو جو بقایا دار ہیں بقایا ادا کریں جن مصباحی بہنوں نے ابھی تک سال حال کا چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ جو خریدار نہیں وہ جلد خریدار بنجائیں۔ تا اس کے اخراجات آمد کے برابر ہو جائیں۔ ہر ایک جماعت میں خواتین کو کوشش کر کے مصباح کی خریداری بڑھانی چاہیئے۔

(مینجر اخبار مصباح قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں پر آنحضرت صلعم کے احسانات
اور
بعثت آنحضرت صلعم سے کامل اصلاح

میری معزز بہنو! آج مَیں آپکو یہ بتانا چاہتی ہوں۔ کہ آنحضرت صلعم نے ہم پر کیا کیا احسانات کئے جسقدر مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔ اُسی قدر عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا عالمگیر مذہب ہے جسنے عورتوں کو حقوق کی آزادی عطاء کی یا دُوسرے الفاظ میں آپ یہ کہدیں کہ جس ہستی نے ہمارے حقوق کی بنیاد رکھی وہ رسُول مقبولؐ کا ہی مبارک وجود ہے۔ آپؐ نے لوگوں کو بتایا کہ جس طرح مرد خُدا تعالیٰ کے بندے خیال کئے جاتے ہیں۔ اُسی طرح عورتیں بھی ہیں جسوقت آپؐ نے یکساں حقوق عطاء فرمائے تو پہلے پہل لوگوں نے اسکو بہت بُرا منایا اور تمام میں مخالفت کی لہر آناً فاناً دوڑ گئی کیونکہ ان لوگوں کے نزدیک عورتوں کی کچھ حقیقت ہی نہ تھی۔ وہ خیال کرتے تھے کہ عورت ایک ادنیٰ لونڈی ہے جس سے ہر طرح کی خدمت لینا جائز ہے۔ اگر ان کا کوئی قصور تھا تو بس یہ کہ وہ غریب ایک لڑکی کی صورت میں پیدا ہوئی ہے۔ غرضیکہ عورت پر سختی کرنا شرافت کا نشان سمجھا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو ورثہ نہ ملتا تھا۔ حتیٰ کہ اگر کسی متوفی کی نرینہ اولاد نہ ہوتی تو سب ترکہ اس کا بھائی لے جاتا۔ بیوی اور لڑکیاں یُونہی خالی کی خالی رہ جاتی تھیں۔ عرب میں تعدد ازدواج کی کوئی حد نہ تھی۔ جتنی بیویاں کوئی شخص رکھنی چاہتا رکھتا۔ بعض اوقات باپ کی منکوحہ پر بیٹا وراثت کے طور پر قبضہ کر لیتا تھا۔ اور دو حقیقی بہنوں سے ایک وقت میں شادی کر لیتے تھے۔ خاوند جب چاہتا بیوی کو الگ کر دیتا۔ تو گویا آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل اسقدر طوفان بے تمیزی برپا تھا۔ ایسی حالت میں لوگوں پر قابو پانا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں۔ جب تک خُدا کی خاص نصرت شامل حال نہ ہو ایسا کام نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم جو خُدا تعالیٰ کے مرسل تھے۔ عورتوں کی یہ حالت دیکھکر بیتاب ہو جاتے اور خُدا سے دُعا کرتے کہ اَے خُدا آخر ان بیچاریوں نے کیا قصور کیا ہے جو ان کے ساتھ ایسا برتاؤ ہو رہا ہے۔ آپؐ نے دن رات کی کوشش سے اِن باتوں کو ترک کرایا۔ اور عورت کی حیثیّت کو منوائی۔ پس رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی آکر جو مظالم عورتوں پر کئے جاتے تھے انکو دُور فرمایا۔ آپؐ نے لوگوں کو بتایا کہ جو لوگ عورتوں کی عزت نہیں کرتے خدا تعالیٰ یقیناً ان سے ناراض ہے ؛

جب کبھی مجھے تواریخ کے مطالعہ کا موقع ملتا ہے۔ تو مَیں عام طور پر پُرانے واقعات کو شوق سے پڑھتی ہوں۔ اور پڑھتے پڑھتے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہو جاتی تو گھر میں صفِ ماتم بچھ جاتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑکی کی ماں تو ایسی گھبراتی جیسے اُسنے کوئی سانپ جنا ہے۔ مگر آنحضرت صلعم نے بڑی جانفشانی سے یہ گندہ خیال لوگوں کے دلوں سے نکالدیا۔ لوگ آپؐ کی بعثت سے پہلے لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کردیا کرتے تھے۔ ایکدفعہ کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اسکی ماں نے چھپاکر اسکو خالہ کے سپرد کردیا۔ اور اسوقت اس کا باپ وہاں موجود نہ تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کا باپ آیا تو اسنے اس کے متعلق اپنی بیوی سے دریافت کیا۔ تو اُس کی بیوی نے جواب دیا کہ مُردہ بچہ جنا تھا۔ جب اس بات کو کئی سال گزر گئے اور لڑکی بڑی ہوگئی تو لڑکی اپنی ماں کو دیکھنے کے لئے آئی۔ جب اُس کے باپنے اُسے دیکھا تو بیوی سے دریافت کیا کہ یہ کون لڑکی ہے۔ اسکی بیوی اسپر بے اختیار روپڑی اور روتے ہوئے کہنے لگی۔ کہ یہ آپ ہی کی لڑکی ہے۔ مگر ظالم باپ نے اپنی آنکھوں پر ظلم کی عینک پہن لی۔ بیوی اور دیگر رشتہ داروں کے چلّانے کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ اور لڑکی کو بڑی بیدردی سے پکڑکر باہر لے گیا۔ لڑکی کو بھی معلوم ہوگیا کہ میرا باپ اب مجھے صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتا ہے۔ وہ روئی چلّائی۔ مگر سنگدل باپ کے دل پر ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ جنگل میں جاکر ایک گڑھا کھودا۔ اور لڑکی کو اس میں ڈال دیا۔ لڑکی نے رونا اور چلّانا شروع کردیا اور کہا کہ اَے میرے پیارے باپ مَینے کونسا قصور کیا جسکی سزا یہ مجھکو مل رہی ہے۔ میرے باپ آپ مجھے چھوڑ دیں میں آئندہ کچھ نہ کروں گی۔ مگر ظالم باپ نے اپنی لڑکی کی ایک نہ سُنی۔ اور گڑھے میں رکھکر مٹی ڈالنی شروع کردی۔ لڑکی بدستور چلّاتی گئی۔ آخر جب مٹی کندھوں تک آگئی اور ساتھ ہی اس کا دم گھٹنے لگا تو اُسنے بڑی مشکل سے یہ الفاظ کہے۔ اَے باپ اگرچہ مَیں تجھکو اور دیگر اشیائے عالم کو آخری بار دیکھتی ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ اب میں دوبارہ اپنے عزیز و اقربا کو جیتے جی نہیں دیکھ سکتی۔ مگر اے باپ میرا اتنا کام تو کردے کہ میرا آخری سلام تمام اہل خانہ کو پہنچا دینا۔ ابھی صرف اتنے الفاظ ہی کہے تھے کہ مٹی اُس کے مُنہ تک آگئی۔ اور اُس کی آواز بھی گم ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد اس کی آواز ظاہرًا ہمیشہ ہمیش کے لئے دُنیا سے اُٹھ گئی ؛

میری بہنو! یہ واقعہ ایک ایسا دردناک واقعہ ہے کہ اگر ہم ذرا غور سے سوچیں تو مَیں یقین رکھتی ہوں کہ شائد ہی کوئی ایسی عورت ہو جس کی آنکھیں اس واقعہ سے گوہر باری نہ کرنے لگ جائیں ؛

بس آپؐ نے ایسی باتوں کو بند کیا اور لوگوں کو عورت کی حیثیت بتائی۔ ہمیں اپنے آقا و مولا حضرت رسول کریم صلعم پر ہزار ہزار دفعہ درود بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ آپؐ نے ہی آکر ہماری فریاد سُنی ؛

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ ایک عورت جس کے ہاں دو لڑکیاں تھیں۔ اور جسوقت تیسری لڑکی پیدا ہوئی تو اُس کے خاوند نے اُسے مجبور کیا کہ یا تو تُو اس لڑکی کا گلا گھونٹ دے یا زندہ کو کسی جنگل میں چھوڑ دے۔ بھلا عورت میں اتنا حوصلہ کہاں ہوسکتا تھا۔ اُس نے اپنے خاوند کی بہت منّت و سماجت کی لیکن اس شخص نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بات نہ مانی۔ آخر وہ عورت روتی چلاتی ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور سب واقعہ آپؐ سے بیان کیا۔ آپؐ نے اس عورت کو تسلّی دی اور اسکے خاوند کو بُلاکر بہت نرمی سے سمجھانا شروع کیا۔ آخر وہ مان گیا۔ اور آپؐ کی نرم طبیعت کو دیکھکر بہت شرمندہ ہوُا اور اُسی وقت اپنے دل میں عہد کرلیا کہ اب مَیں اپنی لڑکیوں کو کچھ نہیں کہونگا۔ اور اپنی عورت سے اچھّا سلوک کیا کرونگا۔

ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے وقت میں مبعوث ہوئے جبکہ دنیا ہر ایک پہلو سے خراب اور تباہ ہوچکی تھی۔ اس زمانہ میں عرب کا حال نہایت ہی وحشیانہ درجہ کا تھا اور کوئی نظام انمیں انسانیّت کا باقی نہ تھا۔ ایک شخص صدہا بیویاں کرتا تھا۔ حرام کا کھانا ان کیلئے ایک شکار تھا۔ ماؤں کیساتھ نکاح کرنا حلال سمجھتے تھے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ کو کہنا پڑا کہ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھٰتُکُمْ۔ یعنی آج تمہاری مائیں تم پر حرام ہوگئیں۔ لوگ مُردار کھاتے تھے۔ دُنیا کا کوئی گناہ نہ ہوگا جوکہ وہ نہ کرتے ہونگے۔ یتیموں کو ہلاک کرکے اُن کا مال کھاجاتے۔ بظاہر تو انسان تھے مگر عقلیں مسلوب تھیں شراب کو پانی کیطرح پیتے تھے۔ بے علمی اس قدر تھی کہ اردگرد کی تمام قوموں نے اس کا نام اُمّی رکھا تھا۔ ایسے وقت اور ایسی قوموں کیلئے ہمارے سیّد و مولیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظہور فرما ہوئے۔ اور لوگوں کو ایسی غلطیوں سے آگاہ کیا اور سیدھے راستے پر چلنے کی ترغیب دی۔ اور عورتوں کے حقوق اُن نادانوں پر واضح کئے۔ غرض آپؐ نے ہر ایک قسم کی نیک ہدایت دُنیا میں پھیلادی۔ جو اب تک قائم ہے اور آخر دم تک قائم رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؛

پس مَیں اُمّید کرتی ہوں کہ میری تمام بہنیں ان چند ٹُوٹے پھُوٹے الفاظ سے سمجھ گئی ہوں گی کہ کسقدر آپؐ کے احسانات ہم لڑکیوں اور عورتوں پر ہوئے۔ پس اب مَیں دُعا کرتی ہوئی آنحضرت صلعم پر بار بار درود بھیجتی ہوں جنہوں نے ہم پر اتنے احسانات کئے ؛ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد

(ممتاز اختر ہمشیرہ خورد چوہدری ایم۔ وائی۔ کوکب قادیان)

ملک معظّم جارج ششم کی تاجپوشی

دس بجکر ۲۶ منٹ پر بادشاہ اور ملکہ کا جلوس محل سے روانہ ہوُا۔ انکی روانگی کے ساتھ ہی لوگوں نے نعرے بلند کرنے شروع کردیئے۔ ایک آٹھ گھوڑوں کی بیحد خوبصورت اور منقّش گاڑی میں سوار تھے۔ جسکے اندر قرمزی گدیلے لگے ہوئے تھے۔ لائف گارڈز کے افسروں نے اپنے اپنے ڈنڈے سروں سے اُوپر اُٹھالئے۔ اور شاہی محل کے محافظ سواروں کا دستہ بھی تیار ہوگیا۔ بادشاہ سلامت کے چار ہندوستانی اردلی بھی ہمرکاب تھے۔ بادشاہ نے زرق برق لباس پہن رکّھا تھا۔ اور نہایت سنجیدہ اور مسرور نظر آتے تھے۔ ملکہ ننگے سر تھیں۔ اور اس وضع میں بہت خوبصورت دکھائی دیتی تھیں۔ جب لوگ انکو جھک کر سلام کرتے تھے تو وہ مسکرا دیتی تھیں۔ بادشاہ اور ملکہ پورے گیارہ بجے ایبے میں داخل ہوئے ؛

جسوقت بادشاہ سلامت اور ملکہ ایبے میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داخل ہوئے۔ چرچ کے گھنٹے زور شور سے بجنے لگے۔ سب سے آگے چار نائٹ آف گارٹر تھے۔ پھر کچھ افسران اور اس کے بعد وزرائے اعظم مسٹر بالڈون کی قیادت میں جلوہ گر تھے۔ بادشاہ اور ملکہ شاہی شان سے جا رہے تھے۔ اور ایبے میں بیٹھے ہوئے لوگ جھک جھک کر ان کو سلامی دے رہے تھے ؛

بادشاہ اور ملکہ کے بیٹھ چکنے کے بعد گرجا کے شمالی۔ جنوبی۔ مشرقی اور مغربی حصے میں جا کر حاضرین سے بادشاہ کا تعارف کرایا گیا۔ اور لوگوں نے خدا بادشاہ کو سلامت رکھے کے نعرے لگائے۔ اس کے بعد شہنائیاں بجنی شروع ہو گئیں ؛

اس کے بعد آرک بشپ نے بادشاہ کے سامنے آ کر بادشاہ سے رسم قدیم کے مطابق سلطنت پر مقررہ قوانین اور دستور کے مطابق حکومت کرنے اور بعض دوسرے امور کے متعلق حلف لئے۔ حلف لیتے وقت بادشاہ سلامت کی آواز اگرچہ دھیمی تھی۔ لیکن صاف صاف سنائی دیتی تھی ؛

اس کے بعد بادشاہ سلامت نشست سے اٹھے۔ اور ایک مقررہ جگہ پر جا کر بائیبل پر ہاتھ رکھے۔ اور جو حلف لئے تھے۔ ان کی قسم بائیبل پر کھائی۔ اس سے فارغ ہو کر وہ پھر اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔ اور آرک بشپ نے دعا مانگنی شروع کی ؛

دعاء کے بعد بادشاہ سلامت ایک قدیم تخت پر بیٹھ گئے۔ آرک بشپ نے ایک ظرف میں سے تیل نکالا۔ اور اس سے بادشاہ کے ہاتھوں پر سینے پر اور سر پر صلیب کا نشان بنایا۔ اور بادشاہ کو مذہبی دعاء کے ساتھ برکت بخشی ؛

اس رسم کے بعد بادشاہ کی خدمت میں مہمیز اور تلوار پیش کی گئی۔ انہیں سنہری خلعت شاہانہ پہنایا گیا۔ ہاتھ میں گوئے شاہی دیا گیا۔ اور انگشت شہادت میں انگشتری پہنائی گئی ؛

پھر آرک بشپ نے تاج اٹھایا۔ بادشاہ نے سر جھکا دیا۔ اور بڑے ادب اور تعظیم سے تاج ان کے سر پر رکھ دیا گیا۔ تاج سر پر رکھتے ہی تمام ایبے "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ آرک بشپ نے دعا دی۔ اور حمد کے ترانے شروع ہو گئے ؛

اس کے بعد بائیبل لا کر بادشاہ کو دی گئی۔ اور ان کے ہاتھ میں لینے کے بعد واپس لے کر اپنی جگہ پر رکھ دی گئی۔ تاجپوشی ختم ہونے پر بادشاہ کو اٹھا کر تخت پر بٹھایا گیا۔ اور آرک بشپ نے انہیں وعظ سنایا ؛

اس کے بعد آرک بشپ اور دوسرے پادریوں نے گھٹنے ٹیک کر بادشاہ سے اظہار وفاداری کیا۔ اور پھر آرک بشپ نے بادشاہ کا بایاں رخسار چوما۔ پھر شاہی خاندان کے لوگوں نے اٹھ کر باری باری بادشاہ کا تاج چھوا۔ اور ان کا بایاں رخسار چوما ؛

بادشاہ کی تاجپوشی کی رسم ختم ہو چکنے کے بعد ملکہ کی تاجپوشی کی رسم ادا کی گئی۔ یہ رسم زیادہ طویل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

95

نہ تھی۔ بادشاہ کی طرح ان کے بھی تیل لگایا گیا۔ اور انہیں تاج پہنایا گیا۔ رسم کے ادا ہو چکنے کے بعد جب وہ واپس ہوئیں۔ اور بادشاہ کے پاس سے گزریں۔ تو سر جھکا کر آداب بجا لائیں :-

ملکہ کے دوبارہ بیٹھ جانے کے بعد ارگن بجنے لگا۔ اور اس کے ساتھ گیت گایا :-

گیت ختم ہونے پر بادشاہ اور ملکہ تخت پر سے اُٹھے۔ پھر قربان گاہ پر گئے۔ وہاں اپنے تاج اُتار کر دو زانو ہو گئے۔ دُعاء کی۔ ایک اور رسم ادا ہوئی۔ بادشاہ نے اپنا شاہی خلعت اُتار دیا۔ اور دوسرا پہن لیا :-

اس کے بعد بادشاہ اور ملکہ دونوں جس راستے ایبے میں داخل ہوئے تھے۔ اسی راستے باہر آ گئے۔ اور ۲ بجکر ۳۴ منٹ پر واپس محل کو روانہ ہو گئے۔ اسوقت ان کے سر پر تاج جگمگا رہے تھے۔ ۴ بجکر ۴ منٹ پر آپ قصر بکنگھم میں پہنچے :-

نظم

گلستانِ عشرت میں آئی بہار
خوشی سے ہیں سب پھول پھولے ہوئے
بھرے بوئے گل۔ صحن گلزار میں
زبان کھولے سوسن ہے گویا اِدھر
چلی بادِ عشرت کچھ ایسی یہاں،
اجی کیوں نہ خوش ہو رعایائے ہند،
شہنشاہِ اعظم سکندر حشم،
رعایا دُعاء دیتی ہے رات دن،
کہ ہم عہد میں اس کے ہیں امن میں
مہیا ہیں اسبابِ راحت تمام
بھلا ایسے قیصر کے حق میں مدام
الٰہی تو ہے احکم الحاکمین
انہیں ہر طرح شاد آباد رکھ

مبارک تمہیں بلبلو ہو ہزار
جسے دیکھ کر خار کھاتا ہے خار
عجب طرح دوشِ ہوا پر سوار
اُدھر چشم نرگس میں رنگیں خمار
مناتے ہیں خوشیاں صغار و کبار
پہنتا ہے تاج آج عالی وقار
کہ پائے گو جس کو نہ پائے گا زار
سلامت رہے دائما شہریار
کوئی دے نہیں سکتا دکھ زینہار
مزے میں گذرتے ہیں لیل و نہار
کریں کیوں دُعائیں نہ ہم بار بار
جو عادل ہو رکھے اُسے دوستدار
کہ ہیں عادل و مہربان۔ بختیار

دُعاء کرتا ہے شاعر جان نثار
سلامت رکھے شہ کو پروردگار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سہ ماہی لجنہ اماء اللہ دہلی

۱- فروری کو ماہانہ اجلاس بابو غلام حسین صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظموں کے بعد اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب نے حج کے متعلق پر جوش تقریر کی۔ پھر امۃ العزیز بیگم صاحبہ بنت جناب بابو محمد عمر صاحب نے مضمون سنایا جسکا عنوان "احمدیت کی ترقی" تھا۔ تحریک جدید کے تیسرے سال کا پہلا دن گلزار بیگم صاحبہ بنت جناب بابو غلام حسین صاحب نے مضمون سنایا۔ "احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے"۔

۲- ہمارا تبلیغی جلسہ ۱۵ مارچ بروز پیر امیر جماعت کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب نے نظم سنائی۔ پھر مولانا عبد الرحیم صاحب نیّر نے ایک گھنٹہ کے قریب تقریر کی۔ خدا اور اسکے رسول کی اطاعت، تربیت اولاد کیطرف توجہ دلائی۔ آپکی تقریر سادہ اور عام فہم تھی جسکا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ایک گھنٹہ سے زیادہ تقریر کی جسمیں آپنے کئی پہلو پر روشنی ڈالی۔ خصوصاً اعمال صالحہ کرنے اور بچوں میں نیکی کی روح پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا۔ وہ کام کرو جسپر کبھی موت نہ آئے۔ چند مثالوں سے سمجھایا۔ وہ کام کرو جس سے ہمیشہ تمہارا نام زندہ رہے۔ تمہارا عملی نمونہ ایسا ہو جس سے دوسروں کے دلوں پر نیکی کے اثرات پیدا ہوں۔ گویا وہ تمہاری خاموش تبلیغ ہو۔ غرض آپکی تقریر جو نصائح سے پر تھی تمام کو محو کر دیا۔ بہنوں نے نہایت خاموشی سے سنا اور مسرت حاصل کی۔ اسکے بعد مولانا عبد الرحیم صاحب نیّر نے میجک لینٹرن سے تصاویر دکھا کر احمدی کارنامے لوگوں کو بتائے۔ رات کو ساڑھے نو بجے جلسہ ختم ہوا۔ احمدی اور غیر احمدی بہنوں نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

۳- ۱۹ اپریل بروز پیر بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت کے مکان پر منعقد ہوا۔ ہماری سیکرٹری صاحبہ و اہلیہ صاحبہ بابو اعجاز حسین صاحب جو حج بیت اللہ کیلئے تشریف لے گئی تھیں خدا کے فضل سے ۱۸ اپریل کو بخیر و عافیت تشریف لے آئی ہیں۔ الحمد للہ۔ ہر دو کی ملاقات کیوجہ سے جلسہ میں اپنے رشتہ دار احمدی و غیر احمدی بہنوں کا اجتماع کثیر تھا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد اہلیہ صاحبہ و بنت غلام حسین صاحب نے نظم سنائی۔ پھر ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ نے مضمون سنایا۔ جس کا عنوان تھا "احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں"۔ آپنے بتایا کہ حج سے ہمکو کیا سبق ملتا ہے۔ لوگوں کے اس خیال کی تردید کی جو عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ احمدی حج نہیں کرتے۔ اسکے بعد فرمایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا نام احمدیت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صحیح معنوں میں اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپ دنیا کی اصلاح کیلئے آئے تھے نہ کہ شریعت کو رد و بدل کرنے۔ ہمارا ہر ایک عمل شریعت کے مطابق ہے۔ غرض کئی پہلو پر روشنی ڈالی جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ پھر سیکرٹری صاحبہ نے تقریر کی جس میں حج کے تمام واقعات بیان کئے۔ اور فرمایا کہ میں احمدیت چھوڑ کر حج کیلئے نہیں گئی تھی اور نہ اب احمدیت سے توبہ کی ہے۔ بلکہ میرے دل میں اب پہلے سے زیادہ اثر ہے۔ میں نے وہاں بھی احمدیت کی ترقی کیلئے بہت دعائیں کیں۔ اسکے بعد تمام حاضرین نے ملکر دعا کی۔ دوران تقریر میں سب کارکنوں کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ بعد میں صاحب خانہ نے شربت سے تواضع کی اور تانبے کی طشتریوں میں مٹھائی تقسیم کی۔ طشتریوں میں ہر دو صاحبات کے نام کندہ تھے۔

(عاجزہ مسماۃ سلطانہ انیسہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

۴۷۸۰ : ۔ مَیں عائشہ بی بی زوجہ سید محمد شاہ صاحب قوم سیّد پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن لاڈری کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ / مارچ ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری اسوقت جائیداد حسب ذیل ہے جسکی کل قیمت مبلغ یکصد چورانوے روپے تین آنے ہے۔

زیور طلائی جھمکے سوا دو تولہ قیمتی ۵۰/ روپے

نتھ ولونگ و مچھلی دو تولہ پانچ ماشہ قیمتی ۵۰/ ״

زیور نقرئی بانک توڑہ پچیس تولہ تین ماشہ قیمتی ۱۵/۱۰ ״

کڑے جوڑہ ایک ستائیس تولہ تین ماشہ قیمتی ۹/۲ ״

چوڑیاں چودہ عدد چونتیس تولہ نو ماشہ قیمتی ۵۰/۱۱ ״

چوڑیاں چار عدد چودہ تولہ قیمتی ۴/۲ ״

میرا حق مہر ۳۲ تھا جو مَیں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور وہ تمام کا تمام مسجد برلن کے چندہ میں دیدیا تھا۔ مَیں مذکورہ بالا جائیداد (زیور) کے ۱/۸ حصّہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو للعہ ۵/۵ کی رقم بنتی ہے۔ جو مَیں اب اسوقت نقد ادا کر دیتی ہوں۔ میری وفات کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۸ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

گواہ شد : سیّد محمد شاہ خاوند موصیہ ساکن لاڈری کلاں ضلع لدھیانہ حال وارد قادیان ۔ العبد : نشان انگوٹھا عائشہ بی بی

گواہ شد : شیخ اصغر علی مہاجر بقلم خود گورنمنٹ پنشنر محلہ دارالفضل قادیان

۴۸۰۲ : ۔ منکہ سردار بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل احمدی قوم آرائیں عمر بائیس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ / ۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو، اسکے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

میرا مہر مبلغ ساٹھ روپے بذمّہ شوہر ہے۔ اور زیور مبلغ چالیس روپے ہے ۔

گواہ شد :۔ محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ ۔ العبد : سردار بی بی

گواہ شد :۔ محمد حسن مہاجر قادیان موصی ۱ ۔ گواہ شد :۔ سیّد غلام غوث پنشنر مہاجر ۔

۴۷۸۳ : ۔ منکہ زینب بی بی زوجہ جان محمد قوم ککّے زئی پیشہ زمیندار عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۵/6.R. ڈاکخانہ منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳ / ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

مَیں پیدائشی احمدی ہوں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بیعت ہوئی تھی پھر حضرت خلیفہ اول و خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت میں داخل ہو کر تا دم تحریر اپنے سابقہ اعتقاد پر قائم ہوں۔ مَیں اپنی ذاتی جائیداد کا ۱/۱۰ حصّہ مبلغ یکصد روپیہ داخل کرونگی جو میرے زیورات کا عشر شمار ہوگا۔ میرے گذارہ کا حصر خاوند کی آمدنی پر ہے۔ اپنا چندہ وصیت جسقدر مجھے خاوند سے دستیاب ہوگا ادا کیا کرونگی۔ میرا خاوند بھی احمدی ہے جسنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بیعت کی تھی اور ہر دو خلافت کا بھی مبائع ہے۔ اس وصیت کے لکھنے کے بعد جو جو اور جائیداد میری پیدا شدہ ثابت ہوگی انجمن کو اختیار ہوگا کہ اس کا عشر حاصل کرے چونکہ میرا تمام زیور جسکی قیمت ۔/۱۰۰۰ ڈالی گئی ہے۔ میرا خاوند لیکر اپنے مصرف میں لا چکا ہے اس کا عشر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاوند مہر ادا کریگا۔ یا اسکی جائیداد سے ادا ہوگا یا میں خود اسے لیکر ادا کرونگی۔

گواہ شد:۔ نیاز محمدؐ احمدی برادر حقیقی جان محمدؐ بقلم خود۔ العبد:۔ زینب بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ جان محمدؐ خاوند موصیہ

۷۸۵۴:۔ منکہ جندہ بی بی بیوہ اللہ بخش صاحب مرحوم قوم لڑکا پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن موضع سمراہ ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری کل جائیداد یکصد پانچ روپے ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

گواہ شد:۔ اللہ بخش بقلم خود حال وارد قادیان ساکن شیخو پورہ ڈاکخانہ دینا پور تحصیل لودھراں ضلع ملتان۔ العبد: جندہ بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ خلیل احمدؐ پسر موصیہ۔

۷۸۹۴:۔ منکہ نصرت جہان بیگم زوجہ محبوب عالم خالد قوم شیخ عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات ساتسو روپیہ مہر پانچ سو روپیہ جائیداد غیر منقولہ اسوقت کوئی نہیں۔ میری مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور مالک ہوگی۔

گواہ شد:۔ محبوب عالم خالد بی۔ اے آنرز قادیان۔ العبد:۔ نصرت جہان بیگم۔ گواہ شد:۔ حافظ بشیر احمدؐ جالندھری قادیان

۷۹۱۴:۔ میں جنت خاتون زوجہ مولوی نور محمدؐ اور سیر نہر قوم شیخ عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن حال قادیان محلہ دارالرحمت ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور نقرئی و طلائی قیمتی ۵۰۰/- ہے، جائیداد غیر منقولہ میری اسوقت کوئی نہیں ہے۔ مَیں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور نقد یکصد روپیہ ادا کرتی ہوں نیز میری وفات پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۵ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

جو زیورات درج ہیں مہر اس میں شامل ہے۔

گواہ شد:۔ نور محمدؐ اور سیر خاوند موصیہ۔ العبد:۔ جنت خاتون بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد الرشید بقلم خود پسر موصیہ۔

۷۲۸۴:۔ منکہ سلیمہ بیگم زوجہ شیخ عبد القادر قوم شیخ عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر پانسو روپیہ۔ زیورات اندازاً قیمتی پنتالیس روپے۔ مَیں وصیت کرتی ہوں کہ اس رقم اور وفات کے وقت جو مالیت ہو۔ اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد:۔ عبد القادر خاوند موصیہ۔ العبد:۔ سلیمہ بیگم۔

گواہ شد:۔ فقیر علی سٹیشن ماسٹر خصتی نزیل کراچی۔

۷۵۴۴:۔ منکہ ناظرہ بیگم زوجہ محمدؐ حسن خان قوم مغل عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد از قسم مہر مبلغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانصد روپے ہے۔ جس میں سے اڑھائی سو روپیہ مجھے وصول ہو چکے ہیں۔ اور باقی اڑھائی سو روپیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور زیور قیمت تین صد روپیہ ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے ؛

گواہ شد: محمد حسن خان شوہر موصیہ ؛ العبد :- ناظرہ بیگم ؛

گواہ شد :- ڈاکٹر حاجی خان یوسف زئی احمدی ؛

۴۷۹۸ : منکہ میر فضل دین ولد میر حسن دین صاحب قوم میر پیشہ صنعت مرمت موٹر عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سیالکوٹ حال مردان ضلع مردان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ میرے والد مکرم کا ایک پختہ مکان واقعہ شہر سیالکوٹ میں ہے جس کی موجودہ بازاری قیمت کے لحاظ سے تقریباً دو ہزار روپیہ قیمت ہے۔ جس میں ہم دو بھائی اور دو ہمشیرگان اور ایک والدہ صاحبہ شریک ہیں میں اپنے حصہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ جسقدر میری جائیداد بوقت میری وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد حصہ وصیت کردہ میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا دیجائیگی۔ میرا موجودہ گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ پچاس روپے ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ میں ماہ بماہ اپنی آمد کا دسواں حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا ؛

گواہ شد: معین الدین محاسب انجمن احمدیہ مردان ؛

العبد :- میر فضل الدین مالک کراؤن موٹر ورکس مردان۔

گواہ شد :- چراغدین مبلغ سرحد ؛

۴۱۹۳ : منکہ ہدایت خان ولد بندو خان قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر جولائی ۳۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اراضی ۵ کنال مزروعہ بارانی قیمتی چھ صد روپیہ ساکن چدیانی ضلع ہوشیارپور ہے اور مکان سکونتی خام مالیتی یکصد روپیہ ساکن کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور ہے یعنی کل جائیداد مالیتی سات صد روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کیوقت کچھ اس سے زائد جائیداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ میں اگر کوئی رقم داخل خزانہ کروں اور رسید حاصل کر لوں تو اصل وصیت کو اس سے منہا تصور ہو گی ؛

گواہ شد :- محمد ابراہیم جنرل سیکرٹری مدرسہ احمدیہ کاٹھ گڑھ ؛ العبد :- ہدایت خاں نشان انگوٹھا ؛

گواہ شد :- عبد المنان امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ ؛

گواہ شد :- احمد علی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُنیس ۱۹ مُطالبات تحریک جدید

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

۱۔ سادہ زندگی
ہر ایک احمدی یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کریگا جس کے پاس کافی کپڑے ہوں۔ وہ ان کے خراب ہونے تک اور کپڑے نہ بنوائے۔ اور جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہیں وہ نصف یا چوتھائی پر یا ۱/۵ پر آجائیں۔ جو عورتیں اس عہد میں اپنے آپکو شامل کرنا چاہیں وہ کوئی نیا زیور نہیں بنوائیں گی۔ پُرانے زیور کو تُڑوا کر نیا بنوانے کی بھی ممانعت ہے۔ تین سال تک کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔ تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے ؛

۲۔ امانت (جائیداد)
جماعت کے مخلص افراد کی ایک جماعت ایسی نکلے جو اپنی آمد کا ۱/۵ سے ۱/۳ حصہ تک سلسلہ کے مفاد کیلئے تین سال تک بیت المال میں جمع کرائے تین سال کے بعد یہ روپیہ نقد یا اننی ہی جائیداد کی صورت میں واپس کر دیا جائیگا ؛

۳۔ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب
دشمن کے مقابلہ کیلئے اسوقت بڑی ضرورت ہے کہ وہ جو گندہ لٹریچر ہمارے خلاف شائع کر رہا ہے اُس کا جواب دیا جائے یا اپنا نقطہ نگاہ احسن طور پر لوگوں تک پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ جن دوستوں کو توفیق اور اخلاص دے سَو سَو یا دو دو سَو یا زیادہ مقدار میں یکمشت چندہ دیں۔ ہاں غرباء اس تحریک کیلئے دس دس یا بیس ۲۰ بیس ۲۰ کی رقوم بھی دے سکتے ہیں ؛

۴۔ تبلیغ بیرون ہند
میری تجویز ہے کہ دو۲ دو۲ آدمی کئی نئے ممالک میں بھیجے جائیں انمیں سے ایک ایک انگریزی دان ہو اور ایک ایک عربی دان ہو۔ پس میں اس تحریک کے ماتحت ایک طرف تو ایسے نوجوانوں کا مطالبہ کرتا ہوں جو کچھ خرچ کا بوجھ خود اُٹھائیں (ورنہ وقف کرنیوالوں میں سے چُن لیا جائیگا)، جو کرایہ اور چھ ماہ کا خرچ لیکر ان ملکوں میں تبلیغ کیلئے جانے پر آمادہ ہونگے، جو ان کے کیلئے تجویز کئے جائینگے۔ پس مطالبہ اس تحریک کے ماتحت میرا یہ ہے کہ جماعت کے ذی ثروت لوگ جو سَو سَو یا زیادہ روپیہ دے سکیں اس کیلئے رقوم دیکر ثواب حاصل کریں۔ غرباء کی خواہش کو مدنظر رکھکر میں اس کی بھی اجازت دیتا ہوں کہ جو سَو نہیں دے سکتے وہ دس۔ بیس ۲۰۔ تیس ۳۰ یا زیادہ رقوم جو دہاکوں پر مشتمل ہوں ادا کریں ؛

۵۔ سکیم خاص تبلیغی
تبلیغ کی ایک سکیم میرے ذہن میں ہے۔ جسپر سَو روپیہ ماہوار خرچ ہوگا اور اس طرح بارہ سَو ۱۲۰۰ روپیہ اس کے لئے درکار ہے۔ جو دوست اس میں حصہ لے سکتے ہیں وہ لیں۔ غرباء کو شامل کرنے کیلئے میں اجازت دیتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے پانچ پانچ روپیہ دے سکتے ہیں ؛

۶۔ تبلیغی سروے
وقف کنندگان میں سے چند افراد کو مقرر کیا جائے جو سائیکلوں پر سارے پنجاب کا دورہ کریں اور اشاعت سلسلہ کے امکانات کے متعلق مفصل رپورٹیں لکھ کر بھجوائیں ؛

۷۔ وقف رخصت
سرکاری ملازمین جنکی تین ماہ کی رخصتیں جمع پڑی ہوں یا قریب کے زمانہ میں جمع ہونیوالی ہوں، وہ سلسلہ کی خدمت کیلئے ان رخصتوں کو وقف کریں ایسے اصحاب تین تین ماہ کی چھٹیاں لے لیں! اور ان چھٹیوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خدمت کیلئے وقف کردیں۔ پھر ہم انہیں جہاں جہاں چاہیں تبلیغ کے لئے بھیجدیں ؛

۸۔ وقف زندگی تین ۳ سال | ایسے نوجوان اپنے آپکو پیش کریں جو تین سال کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ بعض نوجوانوں کو ہندوستان کے باہر بھیجا جائیگا۔ اور بعض کو ہندوستان میں ہی دَورہ کیلئے بھیجوں گا۔ نوجوان توکّل کرکے نکل کھڑے ہوں۔ جو اتنی بھی فکر نہ کریں۔ کہ کل کی روزی اُنہیں کہاں سے ملیگی ؛

۹۔ وقف رخصت موسمی | بعض ایسے ملازم ہوتے ہیں جنکی تین ماہ کی رخصت جمع نہیں ایسے لوگ جو بھی موسمی چھٹیاں یا حق کے طور پر چھٹیاں ہوں انہیں وقف کردیں۔ اُنکو قریب کے علاقہ میں ہی کام پر لگادیا جائیگا۔ دین کی تبلیغ کیلئے کسی مولوی فاضل یا انٹرنس پاس کی ضرورت نہیں۔ زمینداروں کیلئے بھی چھٹی کا وقت ہوتا ہے وہ اپنے آپکو تبلیغ کیلئے پیش کرسکتے ہیں ؛

۱۰۔ صاحب پوزیشن لیکچر دیں | اپنے عہدہ یا علم وغیرہ کے لحاظ سے جو لوگ کوئی پوزیشن رکھتے ہوں ایسے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں تا مختلف مقامات کے جلسوں میں مبلّغوں کے سوائے ان کو بھیجا جائے ؛

۱۱۔ ریزرو فنڈ پچیس ۲۵ لاکھ | پچیس ۲۵ لاکھ سے ریزرو فنڈ قائم کیا جائے۔ اس کام کیلئے اگر احباب دوسرے مسلمانوں سے کہیں کہ تم بھی روپیہ دو۔ اور ہر طرح ہماری مدد کرو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ؛

۱۲۔ پنشنر خدمت دین کیلئے اپنے آپکو پیش کریں | بیسیوں آدمی جو پنشن لیتے ہیں اور گھروں میں بیٹھے ہیں خُدا نے اُن کو موقعہ دیا ہے کہ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں اور بڑی سرکار کا کام کریں۔ یعنی دین کی خدمت کریں ؛

۱۳۔ طلباء کو تعلیم کیلئے قادیان بھیجیں | باہر کے دوست اپنے بچّوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں جس میں چاہیں تعلیم کیلئے بھیجیں۔ ایسے لوگ اپنے بچّوں کو پیش کریں جو اس بات کا اختیار دیں کہ انکے بچّوں کو ایک خاص رنگ اور خاص طرز میں رکھا جائے ؛

۱۴۔ صاحب حیثیت لوگ اپنے بچّوں کے مستقبل کو سلسلہ کیلئے پیش کریں | ایک کمیٹی بنادیجائیگی اسکے سپرد ایسے لڑکوں کے مستقبل کا فیصلہ کردیا جائیگا۔ وہ کمیٹی ہر لڑکے کے متعلق جو فیصلہ کرے، اس کی پابندی کی جائے ؛

۱۵۔ بیکار باہر نکل جائیں | پندرھواں مطالبہ نوجوانان جماعت سے یہ ہے کہ وہ نوجوان جو گھر میں بیکار بیٹھے روٹیاں توڑتے ہیں۔ اور باپ کو مقروض بنا رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے وطن چھوڑیں اور نکل جائیں۔ اور جاکر قسمت آزمائی کریں ؛

۱۶۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا | جماعت کے لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں جب کوئی سلسلہ کا کام ہو بجائے مزدور لگانے کے خود لگیں اور اپنے ہاتھ سے کام کرکے ثواب حاصل کریں ؛

۱۷۔ بیکار چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کرلیں | جو لوگ بیکار ہیں وہ بیکار نہ رہیں۔ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی انہیں مل سکے۔ وہ کرلیں۔ اخبار اور کتابیں بیچنے لگ جائیں ؛

۱۸۔ قادیان میں مکان بنانا | باہر کے دوست قادیان میں مکان بنانے کی کوشش کریں۔ جوں جوں قادیان میں احمدیوں کی آبادی بڑھے گی ہمارا مرکز ترقی کرے گا۔ اور غیر عنصر کم ہوتا جائے گا ؛

۱۹۔ دُعاء | لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہوسکیں۔ اور ان کے مطابق کام نہ کرسکیں۔ وُہ خاص طور پر دُعاء کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن سے مس مارگیبری کلارک

فیسرین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں۔ "جناب من! میں نے فیسرین کے استعمال سے ایسے کیلوں کو دور کیا ہے جو ویکسن کے علاج سے بھی دور نہ ہو سکے تھے"۔ (ترجمہ انگریزی چٹھی)

دیکھئے اہل مغرب بھی "فیسرین" کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ یہ واقعی کیلوں - چھائیوں - دھبوں - بدصورتی پھنسیوں - چہرے اور جلد کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے ؛

قیمت:- فی شیشی ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار ؛

نوٹ:- اہل قادیان ڈاکٹر فیض علی احسان علی میڈیکل ہال - اور سلطان برادرس جنرل مرچنٹ سے خریدیں ؛

فیسرین سنو

دن کے سنگار اور محافظت حسن کیلئے خوشبودار فیسرین سنو سے بڑھ کر کوئی سنو نہیں - یہ جلد کو ملائم کرتی ہے - خوبصورتی کو بڑھاتی ہے - جلن کو دور کرتی ہے فیسرین رجسٹرڈ کے ساتھ اس کا استعمال ازحد مفید ہے - قیمت آٹھ آنے (۸/)

محصولڈاک بذمہ خریدار -

فیسرین آٹو

یہ روح پرور - جانفزاء - فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے - قیمت چھوٹا سائز آٹھ آنے (۸/)

بڑا سائز ایک روپیہ (عـہ/)

عورتوں کی تندرستی کی محافظ

UTRONE

یوٹرون رجسٹرڈ R.g.d.

طبقہ نسوان کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے - یہ ایام ماہواری کی خرابیوں کو مثلاً کمی خون حیض زیادتی حیض - بندش حیض حیض کا درد یا تکلیف سے آنا - سیلان - رطوبت - ہسٹیریا یا باؤ گولہ - درد سر - درد کمر - درد پیڑو - وغیرہ کا شرطیہ علاج ہے ؛

یوٹرون رجسٹرڈ مستورات کیلئے بہترین مقوی ٹانک ہے - اور بے اولاد بیبیوں کو با اولاد کرنے میں اکسیر سے کم نہیں - خوراک قلیل ذائقہ شیریں ؛

قیمت:- دو روپیہ (عـعہ/) محصولڈاک بذمہ خریدار -

ملنے کا پتہ

فیسرین فارمیسی مقام مکتسر ضلع فیروزپور (پنجاب)

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah